کتاب نما

پاکستان کیوں ٹوٹا؟ ڈاکٹر صفدر محمود۔ ناشر: جنگ پبلشرز' لاہور۔ صفحات: ۳۰۳۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

سقوط ڈھاکہ نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کی تاریخ کا ایک المناک سانحہ ہے۔ لیکن اس سے زیادہ المناک بات یہ ہے کہ ہم نے اس سانحے سے کوئی سبق نہیں سیکھا' بلکہ اسے فراموش ہی کر دیا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے کہا تھا:

نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا
کہ صبح و شام بدلتی ہیں ان کی تقدیریں

کیا ہم اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتے ہیں کہ اپنا ایک بازو علیحدہ ہو جانے کے بعد ہم نے اپنی زندگی اور اپنی تقدیر کو بدلنے کے لیے کچھ کیا ہے؟ کچھ سوچا ہے؟ ہماری سوچ اپنے اقتدار کی کرسی مضبوط سے مضبوط تر کرنے تک ہی محدود ہے۔ ہماری عملی سرگرمیاں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے اور دھونس جمانے اور حیلہ و زور اور مکر و فن سے اقتدار کے ایوانوں تک پہنچنے سے شروع ہوتی ہیں اور لوٹ مار سے جمع کی ہوئی دولت غیر ملکی بنکوں میں جمع کرنے پر ختم ہو جاتی ہیں۔ کیا یہی زندگی کی علامت ہے؟

مشرقی پاکستان کی علیحدگی' پاکستان کی تاریخ کا جتنا بڑا واقعہ ہے اس کے بارے میں اتنا ہی کم سوچا اور لکھا گیا ہے۔ ہمارا رویہ آنکھیں بند کر لینے والے روایتی کبوتر کا سا ہے۔ ہمارے مصنفین' دانشور' تجزیہ نگار' صحافی اور پروفیسروں کی ترجیحات دیگر ہیں۔ تاریخ پاکستان کے اس المناک باب پر غیر ممالک میں (خواہ ان کے اپنے اپنے نقطہ نظر ہی سے سہی) جتنا کچھ لکھا ہے اور جتنی کتابیں چھپی ہیں' اندرون ملک شاید اس کا دسواں حصہ بھی تیار نہیں ہوا۔ اس مایوس کن صورت حال میں ڈاکٹر صفدر محمود کی یہ کتاب بساغنیمت ہے۔ اصلاً یہ انگریزی میں تحریر کی گئی تھی' ۱۹۹۰ میں اس کا زیر نظر اردو ترجمہ پہلی بار شائع ہوا تھا۔ اب یہ دوسری مرتبہ چھپی ہے۔ ڈاکٹر صفدر محمود نے پیش نظر موضوع پر قلم اٹھاتے ہوئے جذباتی یا جانب دارانہ انداز نہیں اپنایا بلکہ ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ حقائق و واقعات کی روشنی میں اس سانحے کی گرہیں کھولنے کی کوشش کی ہے۔

ڈاکٹر صفدر محمود بتاتے ہیں کہ علیحدگی کے عمل کا آغاز قیام پاکستان کے چند ماہ بعد ہی ہو گیا تھا۔ شیخ مجیب

الرحمن نے متعدد بار اعتراف کیا کہ وہ ۱۹۴۸ ہی سے بنگلہ دیش کی آزادی کے لیے کام کر رہے تھے۔ اس "کام" میں گوناگوں عوامل و اسباب نے علیحدگی پسندوں کی مدد کی۔ ان میں برسراقتدار طبقے کی غلط اور احمقانہ سیاسی اور معاشی پالیسیاں، ہندوؤں کی منصوبہ بندی، کیمونسٹوں کی تخریبی سرگرمیاں، فوج کی خلاف حکمت کارروائیاں اور آخر میں بھارت کی براہ راست اور جارحانہ مداخلت شامل ہے۔ مصنف نے جملہ پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ ڈاکٹر صفدر محمود نے باب ۷ میں علیحدگی کے عمل میں غیر ملکی عالمی طاقتوں کے کردار پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

مارچ ۱۹۷۱ کی فوجی کارروائی علیحدگی کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوئی (اس کارروائی پر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا تھا: "شکر ہے پاکستان بچ گیا") ڈاکٹر صفدر محمود لکھتے ہیں: "بعد کے واقعات سے ثابت ہو گیا کہ مشرقی پاکستان میں فوجی اقدام دراصل پاکستان کے خاتمے کا اعلان تھا" (ص ۱۱۴)۔

محنت اور تحقیق سے لکھی گئی اس کتاب میں حوالوں اور شواہد کے ساتھ مسئلے کا معروضی اور حقیقت پسندانہ تجزیہ کیا گیا ہے۔ جس سے سانحے کے حقیقی محرکات سامنے آتے ہیں اور اس ڈرامے کے جملہ کردار بھی بڑی حد تک بے نقاب ہوتے ہیں۔ کتاب کے آخر میں تین ضمیمے شامل ہیں:- (۱) ۶ نکات کا متن، (۲) راؤ فرمان علی کا انٹرویو (یہ چشم دید حالات و واقعات لائق مطالعہ ہیں)، (۳) ۱۹۴۷ سے ۱۹۷۱ تک پاکستان کی مرکزی وزارتوں کی تفصیل۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی پاکستان کو "برابری" کی بنیاد پر اقتدار میں شریک نہیں کیا گیا۔ کتاب کے آخر میں اشاریہ اشخاص بھی شامل ہے۔

پاکستان کی موجودہ صورت حال خود احتسابی سے مجرمانہ غفلت کا نتیجہ ہے۔ ڈاکٹر صفدر محمود کی زیر نظر قابل قدر کاوش میں ہمیں آئینہ دکھایا گیا ہے اور اقبالؒ کے الفاظ میں یہ کتاب ہمیں "ہر زماں اپنے عمل کا حساب" کرنے کی دعوت دیتی ہے کہ قوموں کی زندگی اور بقا خود احتسابی کے بغیر ممکن نہیں۔ کتابت، طباعت اور مجموعی پیش کش بہت عمدہ ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

تاریخ جہاد افغانستان، ڈاکٹر ایچ بی خان۔ ناشر: الحمد اکادمی، ۲ جے، ۱۸ ناظم آباد، کراچی، ۷۴۶۰۰۔ بڑی تقطیع کے صفحات: ۳۹۶۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

زیر نظر کتاب افغانستان کے حالیہ جہاد کی واقعاتی تاریخ ہے جو ملک پر اشتراکی عناصر کے تسلط، اور پھر دسمبر ۱۹۷۹ میں وہاں روسی فوجوں کی یلغار کے نتیجے میں شروع ہوا۔ ابتدا میں کچھ جغرافیائی معلومات ہیں، پھر قبائلی اور نسلی گروہوں کی تعداد و روایات کا ذکر ہے، اس کے بعد تاریخی پس منظر دیا گیا ہے۔

مسلمان ساتویں صدی عیسوی صوبہ ہلمند میں پہنچے (غالباً دور فاروقیؓ میں) اور نویں صدی میں کابل ان